سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تَعَلُّم:

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ

- ★ تلاوتِ قرآنِ مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا تعارف کروا سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔
- ★ سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمے کے ساتھ یاد کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ قرآنِ مجید کی ترتیب کے اعتبار سے تیسری سورت ہے۔ اس میں کل دو سو (200) آیات ہیں۔

حضرت عمران، حضرت مریم علیہا السّلام کے والد کا نام ہے۔ حضرت مریم علیہا السّلام حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کی والدہ ہیں اور بہت فضیلت والی خاتون ہیں۔

"آل عمران" کا مطلب ہے: "عمران کا خاندان"۔ اس سورت کی آیات تینتیس (33) تا سینتیس (37) میں اس خاندان کا ذکر آیا ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ ہے۔

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا ایک نام امان اور ایک نام زہرا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: دو روشن سورتوں سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ اور سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کو پڑھا کرو، کیوں کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے بادل ہوں یا جیسے پرندوں کی دو صف بستہ جماعتیں ہوں۔ یہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کریں گی۔ (صحیح مسلم: 805)

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں جو شخص سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ اور سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کا عالم ہوتا تھا، اسے بہت اہمیّت اور عزّت دی جاتی ہے۔ (مسند احمد: 12216)

سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰنَ کی آیت اکسٹھ (61) آیتِ مباہلہ کہلاتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو غیر مسلموں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ مباہلہ کا معنیٰ ہے کہ کسی

عقیدے کے بارے میں مختلف آرا رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پکڑ ہو۔

مباہلہ کا واقعہ:

مباہلہ کا پس منظر یہ ہے کہ عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے۔ اُن کا ایک وفد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس مدینہ منوّرہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ (60) اَفراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ (14) بڑے سردار بھی تھے۔ ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے۔ ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔ یہ وفد اعلانِ نبوّت کی خبر سن کر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا۔ اس وفد نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اپنے گمراہ کن عقائد پر دلائل دینے شروع کر دیے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو ردّ فرمایا اور وہ لوگ لاجواب ہوتے چلے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کی آیت نمبر اکسٹھ (61) میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم نازل ہونے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلہ کے لیے تشریف لائے۔ جب پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو وفد کے لوگوں کو تنبیہ کی کہ اگر تم نے اِن سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ چنانچہ اُنھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

اس کے بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہلِ نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو اُنھیں جانور بنا دیا جاتا۔ اُن کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور اُنھیں ملیا میٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ موت کے گھاٹ اتر جاتے۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ کے اکثر حصّے اس دَور میں نازل ہوئے ہیں جب مسلمان مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ آ گئے تھے، مگر یہاں بھی کفّار کے ہاتھوں اُنھیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ سب سے پہلے غزوۂ بدر پیش آیا، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عظیم الشّان فتح عطا فرمائی اور کفّارِ قُریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اِس

Web Version of PCTB Textbook

بدترین شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انھوں نے مدینہ منوّرہ پر دوبارہ حملہ کیا اور غزوۂ اُحد پیش آیا۔ ان دونوں غزوات کا ذکر سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ میں آیا ہے۔ غزوۂ اُحد کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔

غزوۂ اُحد:

غزوۂ اُحد حق و باطل کے درمیان برپا ہونے والا دوسرا بڑا معرکہ ہے۔ یہ غزوہ سات شوال المکرّم تین ہجری بروز ہفتہ مدینہ منوّرہ کے قریب اُحد نامی پہاڑ کے پاس ہوا۔ یہ غزوہ مشرکینِ مکّہ کے خلاف لڑا گیا۔ مسلمانوں کی قیادت حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی، جب کہ مشرکین مکّہ کا سردار اس غزوہ میں ابوسفیان تھا۔ تین ہزار افراد پر مشتمل مشرکینِ مکّہ کا لشکر بھرپور تیاری سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ غزوۂ اُحد میں کفّار کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار سے بھی کم تھی لیکن اُن کے حوصلے بلند اور ایمان مضبوط تھا۔

چھے شوال المکرّم تین ہجری کو نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مشرکینِ مکہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ہمراہ مقامِ اُحد کی طرف روانہ ہوئے۔ اگلے دن اُحد پہاڑ کے دامن میں دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے۔ پہاڑ کے ایک دَرّے پر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبداللہ بن جُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرّر کیا تا کہ دشمن اس جانب سے مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے درّے پر مقرّر مجاہدین کو تاکید فرمائی کہ جب تک انھیں حکم نہ ملے اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑیں۔

معرکہ کے شروع میں مسلمان غالب آنے لگے اور کچھ دیر بعد کفّار شکست کھا کر فرار ہونے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، اس صورتِ حال میں درّے پر مقرّر مجاہدین کی جماعت میں سے چند مجاہدین کے علاوہ باقی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ دشمن فوج نے اِس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اُس دَرّہ پر کسی طرح قبضہ کر لیا اور مسلمانوں پر دوبارہ حملہ آور ہو گئے۔ مزید برآں یہ افواہ بھی اڑا دی گئی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ معاذ اللہ شہید کر دیے گئے ہیں۔ اس جھوٹی خبر نے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیے اور وہ اِدھر اُدھر بکھر گئے۔ تاہم کچھ جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ثابت قدمی سے ڈٹے رہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ کفّار کے دوبارہ حملے میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ

Web Version of PCTB Textbook